اختلاف امتی رحمۃ کے اسرار و نکات پر بھی فرمائی ہے اور اس ذیل میں قرآن مجید سے بھی اس امر کا ثبوت بہم پہنچانے کی کوشش کی ہے کہ لوگوں کا دین کے معاملہ میں اختلاف اور لڑنا جھگڑنا خود اللہ تعالیٰ کو بھی مطلوب ہے اور قاضی بیضاوی اس بات پر شاہد ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو پیدا ہی اس لیے کیا ہے کہ آپس میں اختلاف کریں (ص ۱۱۲) ان اسرار کے بیان کرنے میں جہاں کہیں مولانا نے کوئی خلا محسوس کیا ہے وہاں شیخ اکبر اور امام شعرانی کے افادات سے اس خلا کو بھرنے کی کوشش کی ہے جو بجائے خود قابل ملاحظہ ہیں۔

اس رسالہ کا مکمل یہی بحث تھی جو ہم نے قارئین کے سامنے رکھدی ہے۔ اس پر تنقید کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ اس بات کا افسوس ضرور ہے کہ مولانا نے منکرین حدیث کا رخنہ بند کرنے کے لیے جو کوشش فرمائی اس سے اور سیکڑوں رخنے پیدا ہوگئے۔ اور ان کے ان افکار سے دین سے زیادہ اعدائے دین کو فائدہ پہنچے گا۔ ابھی یہ رسالہ ناتمام ہے ہمیں امید ہے کہ اس کو مکمل حالت میں شائع کرنے سے پہلے مولانا اس کے مطالب پر نظر ثانی فرمائیں گے۔ (ا۔ ا)

اشتراکیت اور اسلام : ازمولانا مسعود عالم صاحب ندوی۔ شائع کردہ: دارالمصنفین اعظم گڈھ۔ قیمت بلا جلد عہ۔

"سرمایہ داری" کے شیطان کے پنجوں میں جکڑی ہوئی دنیا نجات کی کوئی صورت ڈھونڈھ نکالنے کے لیے انتہائی اضطراب دکھا رہی ہے۔ اس حال میں اس کے سامنے کارل مارکس اور لینن کی امت زندگی کا ایک نیا خاکہ اشتراکیت کے عنوان سے پیش کرتی ہے۔ مگر خود یہ خاکہ جن اساسی نکات پر کھینچا گیا ہے وہ بالکل وہی ہیں جو سرمایہ داری نے اختیار کیے ہیں۔ یعنی دونوں کا نقطۂ نظر، کائنات، حیات اور ذہن انسانی کے متعلق بالکل متحد ہے اور اس اساسی اتحاد کے ہوتے ہوئے اوپری اختلافات کتنے ہی عظیم الشان کیوں نہ ہوں، فساد اور ظلم اور انتہا پسندانہ بے اعتدالی دونوں کا سرمایہ مشترک رہے گا۔ ان دونوں خمیدہ راستوں کے درمیان اعتدال کا "صراط مستقیم" دعوت تحقیق و تفتیش دے رہا ہے اور جناب مولانا مسعود عالم صاحب ندوی نے اسی صراط مستقیم کی طرف دنیا کو متوجہ کرانے کی کوشش کی ہے۔

مولانا ندوی ہمیشہ تحقیقی انداز میں لکھتے ہیں، چنانچہ ان کی پیش نظر کتاب بھی اسی رنگ میں رنگی ہوئی ہے۔ آپ نے لکھنے سے پہلے پڑھا ہے اور سمجھانے سے پہلے سمجھا ہے۔ معتبر کتابوں کے حوالوں کے ساتھ پہلے تو یہ واضح کیا گیا ہے کہ سوشلزم نظری طور پر تھا کیا اور پیش کرنے والوں نے اسے کس طرح پیش کیا اور اس کے ساتھ روسی انقلاب کی تاریخ کا خلاصہ بھی دے دیا گیا ہے جس سے عملی اشتراکیت کی دھندلی سی تصویر سامنے آجاتی ہے۔ اس طرح اشتراکیت کے نظریے اور عملیے میں جو بڑے بڑے تضاد پائے جاتے ہیں ان سے خود بخود اشتراکیت کے مجوزین کی فکری لغزشوں کی طرف توجہ منعطف ہو جاتی ہے۔

معیاری اشتراکیت کے حقیقی مطالبات دو تھے۔ ایک انفرادی ملکیت کا قطعی خاتمہ، دوسرا کامل معاشی مساوات! تاریخ اس کی شاہد ہے کہ خوفناک خون خرابوں کے باوجود یہ دو مطالبات انسانی فطرت سے نہ منوائے جا سکے۔ یوں ایک فلسفہ کا میدان عمل میں اپنی جگہ چھوڑ دینا صاف بتاتا ہے کہ اس کی تعمیر حقائق کی مضبوط چٹانوں پر نہیں ہوئی تھی، بلکہ وہ خواہش پرستانہ فکر (Wishful Thinking) کی ریت پر کھڑا کر دیا گیا تھا۔